ربوہ

تشحیذ الاذہان

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	ہجرت ۱۳۵۱ھش	مئی سنہ ۱۹۷۲ء	شمارہ ۵

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

معاون

منیر الدین شمس

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ مئی — یوم خلافت

عزیز بچو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مئی کا مہینہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بچوں کو علم ہے کہ آج سے ۶۴ سال پہلے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا آغاز ہوا۔ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر پہلے ہی بتا دیا تھا کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت میں خلافت قائم فرمائے گا یعنی قیامت تک آپ کے جانشین اور خلیفہ ہوتے چلے جائیں گے وہ آپ کے کام کو جاری رکھیں گے اور ان کی کوششوں سے اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ چنانچہ جب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو اگلے روز یعنی ۲۷ مئی کو اللہ تعالیٰ کی تائید سے حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔ اِس طرح جماعتِ احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔ حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اور اِس طرح خلافت کی برکت سے جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی اور متحد اور متفق ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۷-۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ بنایا اور اس طرح جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو کر تبلیغِ اسلام کے کام میں پہلے سے بھی بڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔

۲۷ مئی کو یومِ خلافت منایا جاتا ہے تاکہ ہم خلافت کی اہمیت کو سمجھیں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اسلام کے لئے قربانیوں کے عہد کو دُہراتے چلے جائیں — پس احمدی بچوں کو دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے +

"بھائی جان"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنائی ہوئی

ایک کہانی

پیارے بچّو! سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ بعض اوقات بچّوں کو یا کم تعلیم والے لوگوں کو کہانی کے رنگ میں اسلام کی تعلیم کے متعلق بہت سی باتیں بتاتے تھے۔

حضور علیہ السلام کے ساتھ ہر مذہب کے لوگوں کا تعلق تھا۔ قادیان میں ایک ہندو تھے جن کا نام لالہ ملاوامل تھا۔ ان کا حضورؑ کی خدمت میں آنا جانا تھا اور حضورؑ ان سے بعض کام بھی کروا لیتے تھے۔ انہی لالہ ملاوامل کو حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک کہانی سنائی جو تشحیذی بچّوں کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔

حضور علیہ السلام کی لالہ ملاوامل صاحب کو سنائی ہوئی اس کہانی میں مُرغ سے مراد خدا تعالےٰ کے ولی اور اس کے پیارے بندے ہیں جو خدا تعالیٰ کے بُلانے سے بولتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں اپنے غیب کی بعض خبروں سے بھی اطلاع دیتا ہے اور عام لوگوں کی سمجھ میں چونکہ یہ باتیں نہیں آتیں اس لئے وہ ان پر اعتراضات کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ پیشگوئیاں اپنے وقت پر کسی نہ کسی وقت ضرور پوری ہو جاتی ہیں۔

پھر ایک اور بات جو اس کہانی سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیوں اور پیاروں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

کہانی کے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو چاہیئے دُنیا کے مالوں اور سامانوں سے محبّت نہ کرے اور اِس بات پر یقین رکھے کہ یہ سب چیزیں اسی دُنیا میں رہ جائیں گی اور اگلے جہان میں صرف اس کے نیک اور اچھے کام ہی اس کی نجات کا سبب بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید ہے بچے اس کہانی کو پورے غور سے اور توجہ سے پڑھیں گے۔

(ایڈیٹر)

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان کہانیوں میں سے ایک کہانی جو الاله ملاوا مل وغیرہ کی صحبتوں میں سُنائی جاتی تھیں ایک کہانی یہ ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک نوجوان نے کہا کہ مجھے جانوروں کی بولیاں آ جائیں تو مَیں ان سے عبرت حاصل کر لیا کروں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ عبرت اور بیداری خدا کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے اس خیال کو چھوڑ دو۔ اس میں خطرہ ہے مگر حضرت موسیٰ کے منع کرنے سے اس کو اَور بھی شوق پیدا ہُوا۔ اور بڑی التجا کی۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس شخص کو شیطان نے فریب دیا ہے اگر اس کو سکھاتا ہوں تو اس کو نقصان ہو گا ورنہ اسے بدگمانی ہو گی۔ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا اس کو سکھا دو۔ غرض حضرت موسیٰ نے اس کو کتّے اور مرغ کی زبان سے واقف کر دیا دوسرے دن تجربہ کے لئے اس نے کتّے اور مرغ کی آواز کی طرف توجہ کی۔ لونڈی نے دسترخوان جو جھاڑا تو رات کے بچے ہوئے ٹکڑے اس میں سے گرے مرغ نے جھٹ وہ اُٹھا کر کھا لئے۔ کتّے نے اس کو کہا کہ تُو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا تُو تو دانے وغیرہ کھا سکتا ہے مَیں نہیں کھا سکتا ہوں۔ کتّے نے اس کو کہا کہ تُو غم نہ کر تجھ کو تو اِن ٹکڑوں سے بہتر ملنے والا ہے۔ خواجہ کا گھوڑا مر جائے گا وہ گوشت سوائے کتّوں کے اَور کس کے کام آئے گا۔ اس نوجوان نے جب اس مکالمہ کو سُنا تو جھٹ اس نے گھوڑا بیچ دیا اور اس نقصان سے وہ بچ گیا۔ دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہُوا۔ مرغ نے وہ ٹکڑے کھا لئے اور کتّے سے پھر سوال جواب ہُوا تو مرغ نے کہا کہ گھوڑا تو بیشک مر گیا ہے مگر دوسری جگہ جا کر۔ کیونکہ اس نے بیچ دیا تھا۔ خیر کوئی فکر کی بات نہیں اب کل اُونٹ مر جائے گا اور تمہاری عید ہو جائیگی اس شخص نے اونٹ کو بھی بیچ دیا۔ تیسرے دن پھر دونوں میں مکالمہ ہُوا اور کتّے نے اس کو الزام دیا مگر مرغ نے پھر وہی جواب دیا کہ اونٹ بھی اس نے بیچ دیا ہے اور وہ دوسری جگہ جا کر فوت ہو گیا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں اب کل اس کا غلام مر جائے گا تو اس کی وفات پر کتّوں اور عزیزوں کو نان ملیں گے۔ اس شخص نے غلام کو بھی بیچ دیا۔ اب وہ مرغ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کنے کے سامنے چوتھے دن بہت ہی شرمندہ ہوا مرغ نے کہا کہ یہ مت خیال کر کہ میں نے جھوٹ کہا جو کچھ میں نے خبر دی تھی وہ بالکل درست تھی ہماری قوم تو بڑی راستباز ہے اور وقت کی نگران ہے اگر ہم کو بند بھی کیا ہوا ہو تب بھی ٹھیک وقت پر ہم اذان دیتے ہیں۔ خیر جو کچھ بھی ہو گیا ہو گیا اب کل یہ خود مرے گا اور خوب تمہاری عید ہو گی۔ اگر یہ شخص گھوڑے یا اونٹ یا غلام کی پروا نہ کرتا تو آپ بچ جاتا مگر اس نے مال کی پروا کی اور اپنی جان کی پروا نہ کی۔ درویش جو ریاضت کرتے ہیں اس ریاضت سے ان کی روحانی زندگی بڑھتی ہے۔

غرض اس مرغ نے نہایت عمدہ رنگ میں اس مضمون پر بحث کی اور بتایا کہ کس طرح انسان بلاؤں سے بچ سکتا ہے۔ اس شخص نے چونکہ پروا نہیں کی اب یہ خود مرتا ہے۔ خواجہ یہ سُن کر ڈرا اور بھاگتا ہوا حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو بیچ کر اگر بچ سکتا ہے تو تجربہ کر لے۔ اپنے نقصانِ مال کو تو تُو نے دوسروں کے نقصانِ مال پر ڈالا اور آپ بچتا گیا مگر اب کیا چارہ ہے اب تو اس سے تو بچ سکتا نہیں بہتر ہے کہ تو اپنے ایمان کو درست کر۔ اگر تو ایماندار فوت ہوا تو مرے گا نہیں بلکہ زندہ ہی رہے گا۔ مومن دراصل مرتا نہیں زندہ رہتا ہے۔ غرض آخر وہ ایمان لایا اور اس طرح پر روحانی موت سے بچ گیا۔

احمدی بچّے اور والدین کا فرض

اگر کوئی بچّہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جُرم کا ارتکاب کیا ہے۔ (ارشاد حضرت فضلِ عمرؓ)

احمدی والدین سے گذارش ہے کہ اپنے بچّوں کو اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں شریک کریں۔ مثلاً وقفِ جدید کا چندہ آٹھ آنے ماہوار۔ ماہ مئی میں امتحانات۔ سترہ آیات۔ "یاد رکھنے کی باتیں" نماز باجماعت۔ وغیرہ وغیرہ۔

والدین کو چاہئیے کہ "نظام اطفال الاحمدیہ" کا مطالعہ کر کے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

مہتمم اطفال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلے مسلمان

منصورہ شفیق۔ ربوہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو حضرت رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے کی توفیق ملی۔

آپ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے قریش سے تھا اور مکّہ کے سرداروں میں گنے جاتے تھے، آپ تجارت کا کام کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تجارت میں بہت برکت رکھی تھی۔

آپ کے ماں باپ نے آپ کا نام عبدالکعبہ رکھا تھا لیکن جب آپ نے اسلام قبول کیا تو حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالکعبہ بدل کر "عبداللہ" رکھ دیا۔ ابوبکر آپ کی کنیت تھی۔ اور کنیت اس نام کو کہتے ہیں جو باپ یا بیٹے کے نام کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔ مثلاً ابو زید، زید کا باپ یا ابنِ عمر، عمر کا بیٹا۔

صدیق آپ کا لقب تھا اور یہ لقب اس لئے ہوا کہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ اسلام سے پہلے بھی جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔

قبولِ اسلام کے وقت آپ کی عمر ۳۷ سال تھی۔ آپ کی زندگی بہت ہی پاک زندگی تھی۔

جب آپ جوان ہوئے تو ایک مرتبہ آپ کے والد ابوقحافہ آپ کو اپنے ساتھ بُت خانے میں لے گئے جہاں بہت سے بُت رکھے تھے اور اسلام سے پہلے عرب ان بتوں کی پُوجا کرتے تھے، ان کے سامنے سجدہ کرتے اور انہیں سے اپنی ضروریات مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بُت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا کہ

"یہ تمہارا خدا ہے اس لئے
تم اس کی عبادت کیا کرو۔"

ابوقحافہ اپنے بیٹے کو بُت خانے میں چھوڑ کر آپ وہاں سے واپس آگئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس بُت سے کہا کہ "مَیں بھُوکا ہوں مجھے کھانا کھلا"۔ بُت کی طرف سے آپ کی اِس بات کا کوئی جواب نہ تھا۔ اور جواب ملتا بھی کیسے کبھی پتھر کی مورتیاں بھی بولی ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے پھر کہا "مَیں ننگا ہوں مجھے کپڑے پہنا"۔ اِس دفعہ بھی بُت کی طرف سے آپ کی بات کا کوئی جواب نہ ملا۔ اس پر آپ نے ایک پتّھر اُٹھا کر اُس بُت کے مُنہ پر مارا اور بُت خانے سے واپس چلے آئے۔

اِس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل کو ایمان کے نُور سے روشن کر رکھا تھا اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے صحیح معنوں میں پیدائشی مسلمان تھے۔

پیارے بچّو! حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ واقعہ ہمارے لئے ایک سبق ہے کہ آپ بچپن سے ہی نیک باتوں کی طرف توجہ فرماتے اور نیک کاموں میں شوق

معلوماتِ عامہ

س ۔ براہین احمدیہ حصّہ اوّل کب شائع ہوئی؟

ج ۔ ۱۸۸۰ء میں

س ۔ جماعتِ احمدیہ میں مردوں میں سے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کِس نے کی؟

ج ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے۔

س ۔ خواتین میں سے سب سے پہلے آپؑ کی بیعت کِس نے کی؟

ج ۔ حضرت اماں جیؓ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ) نے۔

س ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تصنیف کونسی ہے؟

ج ۔ "پیغامِ صلح"

س ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ اور سن وفات کیا ہے؟

ج ۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء۔

س ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی بیعت کب ہوئی؟

ج ۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو۔

❖

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری قسط

توحید کی اشاعت کیلئے حضرت ابراہیمؑ کی مشکلات

محمد شفیق قیصر

اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم پر نمرود نامی بادشاہ حکومت کرتا تھا وہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا اور اس کی قوم بتوں کی پرستش کے ساتھ بادشاہ کی بھی پوجا کرتی تھی۔ نمرود اُر کے شہر میں رہتا تھا۔ اُر میں ایک میلہ لگا کرتا تھا جہاں دیوتاؤں کی عام پوجا ہوتی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اس میلہ میں تبلیغ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ پجاریوں نے بتوں کے گرد لوگوں کو اکٹھا کر رکھا تھا۔ آپ نے لوگوں کو توحید کی تبلیغ شروع کر دی۔ بہت سے لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے اور آپ کی باتیں سننے لگے، جب نمرود کو اس بات کی خبر پہنچی تو اس نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ تمہارا ان باتوں کے کرنے سے کیا مقصد ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور کیا گیا ہے کہ میں ایک خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤں۔ نمرود بولا خدا تو میں ہوں پھر تمہارا کون خدا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ فرمانے لگے میرا خدا وہ ہے جو مُردہ کو زندہ کرتا ہے اور زندہ کو مارتا ہے۔ نمرود بولا کہ یہ کونسی بڑی بات ہے میں بھی زندہ کر سکتا ہوں اور مار سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اسی وقت حکم دیا کہ وہ قیدی جسے موت کی سزا مل چکی ہے اسے قیدخانہ سے رہا کر دیا جائے اور ایک اَور شخص کو پکڑ کر اسے قتل کرا دیا۔ حضرت ابراہیمؑ فرمانے لگے میرا خدا وہ ہے جو سُورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تُو خدا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا۔ نمرود یہ سوال سُن کر حیران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ گیا اور اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔

حضرت ابراہیم میلہ سے واپس تشریف لے آئے۔ شہر کے تمام لوگ ابھی میلے میں ہی تھے۔ آپ نے سوائے بڑے بُت کے سب بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور سب سے بڑے بُت کو بالکل صحیح سالم رہنے دیا۔

جب لوگ واپس آئے اور بُت خانے کی حالت دیکھی تو شہر میں ایک شور پڑ گیا لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ یہ کس نے کیا ہے؟ چند لوگوں نے کہا کہ ایک نوجوان جس کا نام ابراہیمؑ ہے جو ہمارے بتوں کو بُرا بھلا کہتا رہتا ہے ہو نہ ہو یہ اُسی کی کارستانی ہے۔ آپ کو طلب کیا گیا اور پوچھا کہ کیا آپ نے ان بُتوں کو توڑا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس بڑے بُت سے کیوں نہیں پوچھتے۔ آخر اس کے سامنے اس کے ساتھیوں کی یہ گت بنی ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ کبھی پتھر بھی بولا کرتے ہیں! حضرت ابراہیمؑ کہنے لگے کہ افسوس جس سے تم مرادیں مانگتے ہو۔ امداد طلب کرتے ہو وہ اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ یہ بتلا سکے کہ چھوٹے بُتوں کو کس نے توڑا ہے؟ لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور شرم سے انہوں نے اپنے سر جُھکا لئے۔ حضرت ابراہیمؑ فرمانے لگے کہ جب تم جانتے ہو کہ یہ بُت بولا نہیں کرتے تو پھر ایسی بے کار چیزوں کی پرستش کیوں کرتے ہو۔ تمہیں زندہ رکھنے والا اور مارنے والا خدائے واحد ہے۔ وہی تمہیں رزق دیتا ہے اُسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ تمہاری عقلوں پر پتھر کیوں پڑ گئے ہیں جو تم ان بے جان مُورتیوں کی پرستش کرتے ہو۔

حضرت ابراہیمؑ کا یہ کہنا تھا کہ وہ لوگ جوش میں آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ نوجوان ہمارے سامنے ہمارے معبودوں کی توہین کر رہا ہے اسے اس گستاخی کی سزا دینی چاہیئے۔ چنانچہ سب نے مِل کر یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو رسّیوں سے باندھ کر آگ کے شعلوں میں پھینک دیا جائے تاکہ جل کر راکھ ہو جائیں اور اس طرح ہمارے دل ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ ان کے پجاریوں نے اس فیصلہ کی تائید کی اور آگ روشن کی گئی اور اُس آگ میں حضرت ابراہیمؑ کو پھینک دیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو اس آگ سے محفوظ رکھا اور آگ کو حکم دیا اے آگ تُو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور ان کے لئے سلامتی بن جا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے حکم سے وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت ابراہیمؑ زندہ سلامت نکل آئے۔ لوگ حیرت زدہ ہو

حضرت ابراہیمؑ کے ان بیٹوں سے جو آگ میں پھینکے گئے افسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بادشاہ کے فرائض

شیخ سعدی ہمارے ہمسایہ مُلک ایران کے بہت بڑے شاعر ہو گزرے ہیں۔ آپ نے فارسی زبان میں دو کتابیں لکھیں (۱) گلستان جو نثر میں ہے (۲) بوستان جو نظم میں ہے یہ دونوں کتابیں سدا بہار پھول کی طرح آج بھی تروتازہ ہیں۔ ان کتابوں میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے حاکموں اور عام لوگوں کو بڑے دلچسپ انداز میں نصیحتیں کی ہیں اور یہی ان کا کمال ہے۔

تشحیذی بچوں کے لئے ہم کبھی کبھی حضرت شیخ سعدی کی ان کتابوں سے اچھی اچھی کہانیاں آسان اُردو میں پیش کریں گے۔ (ادارہ)

ملک ایران میں ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا جس کا نام دارا تھا۔ ایک دن بادشاہ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ شکار کی غرض سے جنگل گیا، شکار کھیلتے کھیلتے بادشاہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا اور ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ کر اپنے ساتھیوں کی انتظار کرنے لگا کہ شاید وہ پھرتے پھراتے اِدھر آ نکلیں۔ اتنے میں بادشاہ نے دیکھا کہ ایک آدمی دُور سے بڑی تیزی سے بھاگتا چلا آ رہا ہے، بادشاہ نے سوچا کہ ہو نہ ہو یہ شخص کوئی دشمن ہے، بادشاہ نے اسی وقت تیر اپنی کمان میں جوڑا اور نشانہ باندھ لیا۔ بادشاہ تیر چلانے ہی والا تھا کہ وہ شخص جو بھاگا چلا آ رہا تھا فوراً رُک گیا اور بادشاہ کو دعائیں دینے لگا، بادشاہ نے فوراً تیر کمان ہاتھ سے رکھ دیا اور اُسے پاس بُلا کر اس کا حال احوال پوچھا کہ وہ کون ہے۔ اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں تو شاہی چراگاہ کی حفاظت پر مامور ہوں آپ کو دیکھ کر سلام کرنے کی غرض سے حاضرِ خدمت ہو گیا ہوں۔ بادشاہ کہنے لگا کہ تم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت اچھا کیا کہ دُور سے ہی دعائیں دیتے لگ گئے ورنہ مَیں تو تمہیں دشمن سمجھ کر تم پر تیر چلانے ہی والا تھا۔ محافظ بولا بادشاہ سلامت مَیں تو حضور کا پُرانا خادم ہوں کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔ حیرانی ہے کہ آپ مجھے پھر بھی نہیں پہچانتے۔ میرے پاس آپ کے ایک ہزار گھوڑے ہیں اور مَیں اُن میں سے ایک ایک گھوڑے کو اچھی طرح جانتا ہوں، اُن کی شکلیں یاد رکھتا ہوں اور ان کی چال سے بھی پُوری طرح واقف ہوں۔ آپ ان ہزار گھوڑوں میں سے جس گھوڑے کو لانے کا حکم دیں فوراً آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ اور یہ کوئی خوبی اور ہُنر کی بات نہیں بلکہ یہ میرا فرض ہے۔ جس طرح مَیں گھوڑوں کا رکھوالا ہوں اسی طرح بادشاہ بھی میری ہی طرح اپنی رعایا کا رکھوالا ہے اِس لئے بادشاہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام رعایا کے حالات سے اچھی طرح باخبر ہو اور اسے اپنے ہر خادم سے واقف ہونا چاہیئے۔ وہ بادشاہ ہو اچھے بُرے کو نہیں پہچانتا اور دوست دشمن میں تمیز کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا وہ ہرگز بادشاہت کے لائق نہیں۔

(بوستان)

پیّو کی بلّی

ننھّی مُنی بھولی بھالی ۔ پیّو نے اِک بِلّی پالی
دُودھ کی مانند رنگ ہے اس کا
پڑ گیا دُودھ کا اس کو چسکا
جب پچکارا پاس بُلا لی
پیّو نے اِک بِلّی پالی

رات کو اس کو ساتھ سُلائے
دن کو جلدی آن جگائے
ساتھ رکھے وہ اس کی تھالی
پیّو نے اِک بِلّی پالی

غیر کو گھر آنے نہیں دیتی
میاؤں سے اس کی خبر ہے لیتی
جیسے خود ہے وہ گھر والی
پیّو نے اِک بِلّی پالی

غصّے سے مُنہ خوب بنائے
پیّو دیر سے جب گھر آئے
دُودھ دکھایا اور منا لی
پیّو نے اِک بِلّی پالی

عبد الکریم قدسی۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز

(سیدہ دُرِّ ثمین بی۔ اے۔ کراچی)

اللہ تعالیٰ نے انسان پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں۔ اسلام کے ارکان میں سے ایک رُکن نماز ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر دن میں پانچ مرتبہ فرض کی ہے۔ ان نمازوں کے نام یہ ہیں:-

فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء

اس کے علاوہ ان کے ساتھ کچھ سُنّتیں بھی ہیں اور نفل بھی (اور وتر بھی ہوتے ہیں جو عشاء کی نماز میں ہیں)۔

نماز اصل میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور دعا ہے۔ اس کو عربی میں صلوٰۃ کہتے ہیں جس کا مطلب دعا کا بھی ہے۔ دن میں پانچ دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے اور خدا کی حمد و ثنا، درخواستِ دعا اور التجا کا مکمل ذریعہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

"بے شک نماز تمام بُری باتوں اور ناجائز کاموں سے روکتی ہے"۔

غرضیکہ نماز میں بڑی حکمتیں ہیں۔ نماز پڑھنے سے انسان کا دل پاک صاف اور خلوصِ دل سے پُر ہو جاتا ہے اور نماز پڑھنے سے انسان کو روحانی خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

ہم تمام احمدی بہن بھائیوں کو چاہیئے کہ نماز جو کہ سب سے پہلے ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کر اور ادا کر کے مسلمانوں کو سکھائی اور یہی نماز جو ایک انسان اور اس کے زندہ خدا کے درمیان ایک بڑا رابطہ بھی ہے اس کو بحُسن خوبی ادا کریں۔ نماز اصل میں ایک عمل ہے اس کو ادا کرنے میں سُستی نہیں برتنی چاہیئے۔ ہمارے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کو نماز پڑھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خاص طور سے نماز باجماعت ادا کرنے کو فرمایا۔ ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں، خطبوں میں اور ایسے احکامات ملتے ہیں جن میں نماز پڑھنے پر زور دیا گیا ہو اور نماز کی برکتیں بتائی گئی ہوں۔ تمام احمدی بہن بھائیوں کو اللہ تعالےٰ، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنے تمام خلفاء سے بے حد محبّت ہونی چاہیئے اور ان کے مُنہ سے نکلے ہوئے احکام کو جلد پُورا کرنا چاہیئے اور بچپن سے نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

سات دنوں میں ایک دن جمعہ کا بھی آتا ہے۔ جمعہ کو تمام دنوں میں بڑی اہمیّت اور فضیلت حاصل ہے۔ اس دن جمعہ کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے اور خطبہ بھی ہوتا ہے جس کے لئے سب مسجد میں ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ جمعہ کو حدیث میں عید کا دن بھی قرار دیا گیا ہے۔ غرضیکہ نماز پڑھنے میں بڑی برکتیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے احکام کو ماننے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے انسان میں اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نماز پڑھنے سے انسان میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ جسمانی طور پر بھی اور رُوحانی طور پر بھی۔ نیز نماز پڑھنے سے انسان کے دل کی گندگیاں دُور ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ پانچوں وقت کی ادائیگیِ نماز سے انسان میں پابندئ وقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نماز پڑھنے سے صُبح کو جلدی اُٹھنے کی عادت پیدا ہوتی ہے اور نماز باجماعت ادا کرنے سے انسان میں تنظیم، محبّت، اخوّت، ہمدردی، مساوات اور مرکز کی اجتماعی اطاعت پیدا ہوتی ہے۔

بچّو! آیئے آخر میں ہم سب اللہ سے عہد اور دعا کریں کہ ہم سب احمدی بہن بھائی باقاعدگی سے نماز پڑھا کریں گے۔

آمین

(بقیہ صفحہ ۱۴) لفظ انہوں نے لکھا وہ قرآن تھا۔ ماموں جان بیدار ہو گئے۔ سُبحان اللہ کیسا نظارہ دیکھا۔ اب ان کی تسلّی ہو گئی تھی کہ سیدھا راستہ یہی ہے اور یقین ہو گیا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ چنانچہ صُبح اُٹھ کر پہلا کام انہوں نے یہی کیا کہ اپنی بیعت کا خط لکھ کر قادیان بھیج دیا۔ اب وہ مکمل طور پر اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں اور بہت کام کرتے ہیں۔ اپنی جماعت کے صدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

جاوید انور۔ ایبٹ آباد

ہماری امّی جان ہمیں اکثر سچّے واقعات سناتی رہتی ہیں۔ آجکل اکثر ایسے مضامین پڑھنے میں آتے ہیں جنہیں پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اِس لئے ہماری امّی جان نے ہمیں بتایا کہ میں تو پیدائشی احمدی ہوں اور ہمارے ابا لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے تھے اب خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اسی طرح ہمارے ماموں جان بھی لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے تھے جب ان کو اس جماعت کی خامیوں کا علم ہوُا تو وہ پریشان رہنے لگے اور دونوں جماعتوں کی کتابیں پڑھتے رہے اور امیر جماعت احمدیہ لاہور سے رابطہ قائم رکھا اور بعض امور کے متعلق وضاحت چاہی مگر وہ ہمارے ماموں کی تسلّی نہ کر سکے آخر تنگ آ کر ہمارے ماموں جان نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ الٰہی مجھے سیدھا راستہ دکھا تاکہ میں اسی راستہ پر چل سکوں۔ پھر انہوں نے استخارہ کیا جس سے انہیں سیدھا راستہ معلوم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے خواب دیکھی۔ ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی انکے خلیفہ اوّل بیٹھے ہیں اور خلیفہ اوّلؓ کے ساتھ خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب بیٹھے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان پر سے روشنی کی ایک لکیر اُتر کر مسیح موعود علیہ السلام کے مُنہ میں گئی ہے پھر مسیح موعودؑ کے مُنہ سے نکل کر خلیفہ اوّلؓ کے مُنہ میں گئی ہے اور خلیفہ اوّلؓ کے مُنہ سے نکل کر قلم کی صورت اختیار کر کے خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ میں چلی گئی اور انہوں نے اس قلم سے لکھنا شروع کر دیا جو

(باقی صـ۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت کی برکتیں

•••••••••• قدرت اللہ شمس۔ مبارک آباد۔ سندھ

محنت، جی ہاں محنت جو کہ صرف چار الفاظ کا مجموعہ ہے مگر اپنے اندر اتنی قوّت رکھتا ہے کہ حساب کرنا مشکل ہے۔ اگر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ فقیر بھی محنت کرے تو وہ ایک امیر ترین شخص بن جاتا ہے۔

اس کی مثال ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ سے ملتی ہے۔

ایک دفعہ پیارے رسُولؐ صحابہ کرامؓ میں تشریف فرما تھے کہ بھوک و غربت کا مارا ہُوا ایک فقیر دربارِ رسالت میں حاضر ہوُا اور کہا کہ یا رسول اللہؐ میں بھوکا ہوں کچھ خدا کے نام پہ دیں۔ حضور نبیٔ اکرمؐ نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا لیکن آپؐ کو اس شخص میں کوئی ایسا نقص نظر نہ آیا جس کی وجہ سے یہ شخص خدا کے نام پر مانگنے کے لائق ہو۔ حضورؐ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کیا تیرے پاس اِس وقت کوئی چیز ہے۔ فقیر نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میرے پاس اِس وقت دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ پیالہ ہے جس میں مَیں پانی پیتا ہوں اور دوسرا ایک کمبل ہے جسے مَیں رات کے وقت آدھا نیچے بچھاتا ہوں اور آدھا اوپر اوڑھتا ہوں۔ یہ سُن کر پیارے رسولؐ نے فرمایا۔ جا یہ دونوں چیزیں لے آ۔ جب وہ فقیر دونوں چیزیں لے کر آیا تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ دونوں چیزیں خریدنا چاہتا ہے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں یہ دونوں چیزیں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ ایک دوسرے صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیزیں دو درھم میں دے دیں۔ آپؐ نے یہ دونوں چیزیں اس صحابیؓ کو دو درھم میں دے دیں۔ اور صحابیؓ سے دو درھم لے کر اس فقیر کو دیئے اور فرمایا کہ جا ایک درھم میں اپنے کھانے کی اشیاء لے آ اور ایک درھم میں ایک رسّی اور ایک کلہاڑی لے آ۔ فقیر یہ دونوں چیزیں خرید کر آپؐ کے پاس لایا۔ آپؐ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کلہاڑی میں دستہ ٹھونک کر دیا اور فرمایا جا جا کر جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لا اور انہیں بیچ کر اپنی ضروریات پوری کر اور خوب محنت سے کام کر تاکہ قیامت کے دن تمہارے چہرے پر بھیک مانگنے کا داغ نہ ہو۔

فقیر نے آنحضرتؐ سے رسّی اور کلہاڑی لی اور آپؐ کی نصیحت کے مطابق جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچنی شروع کر دیں۔ جب کچھ دن بعد یہ شخص دوبارہ رسول اللہؐ کے پاس گیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اب میرے پاس دس درھم جمع ہو گئے ہیں اور میرا گذارہ بھی اچھی طرح ہوتا ہے۔ یہ سُن کر پیارے رسولؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا جا خدا تجھے یہ رقم مبارک کرے اور اب کبھی بھی بھیک نہ مانگنا۔ تو دیکھا آپ نے میرے تشحیذی بھائیو محنت میں کتنی برکت ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہر کام محنت سے کریں کیونکہ محنت کے بغیر زندہ رہنا مشکل ہے۔ محنت ایک ایسا آلہ ہے جس کی وجہ سے انسان زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوتا ہے۔

ایک طالبِ علم ہی کو لیجئے اگر وہ محنت سے پڑھتا ہے ہر کام میں محنت کرتا ہے تو کیا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جی ہاں یہ طالب علم خدا کے فضل سے صرف تعلیم کے امتحان میں ہی نہیں بلکہ ہر اس امتحان میں جس میں وہ محنت کرتا ہے کامیاب ہو سکتا ہے۔ غرضیکہ محنت ایک ایسا آلہ ہے کہ جس کی برکت سے انسان کامیاب ہو سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر ایک کام محنت سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم سے ہمارا پیارا خدا اور ہمارے پیارے آقا حضرت رسول کریمؐ خوش ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تشحیذ الاذہان

خود بھی خریدیئے اور اپنے دوستوں کو بھی خریدنے کی تلقین کیجئے۔

(مبارک احمد خالد مینجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دُعا کا اثر

محمد اکرم عمر واقفِ زندگی۔ ربوہ

مارچ ۱۹۷۱ء میں جبکہ خاکسار دسویں جماعت کا طالب علم تھا۔ بورڈ کا امتحان قریب سے قریب تر آ رہا تھا۔ سال بھر محنت کرنے اور پڑھنے کی زحمت گوارا نہ کی تھی۔ اَب کتابوں کے ڈھیر سامنے رکھ کر باری باری اوراق اُلٹ پلٹ کر کے دماغ میں کچھ بھرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ ۲۷۔ مارچ کو امتحان ہونے والا تھا۔ ابھی اس کی تاریخ قریب نہ پہنچی تھی کہ خاکسار کو ایک اَور امتحان کا سامنا کرنا پڑا۔ ہُوا یوں کہ امتحان سے چند روز قبل ایک دن خاکسار نے سر میں سخت درد محسوس کیا اِس لئے سکول بھی نہ جا سکا۔ دوسرے دن خاکسار سکول جانے کے لئے تیار ہُوا۔ لیکن ابھی گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھا تھا کہ سیاہ خون کی نکسیر شروع ہو گئی جو کہ رفتہ رفتہ سُرخ خون میں بدل گئی۔ ابّا جان نے نہانے کا مشورہ دیا۔ نہانے سے نکسیر رُک گئی اور خاکسار سکول روانہ ہو گیا۔ ابھی چھٹا پیریڈ نہ بجا تھا کہ نکسیر پھر شروع ہو گئی۔ ٹھنڈا پانی ڈالنے سے کچھ دیر کے لئے رُک گئی لیکن نویں پیریڈ میں پھر آ دھمکی۔ خون کی رنگت سُرخ و شفاف تھی خاکسار نے سکول کی مسجد میں جا کر ظہر کی نماز پڑھی اور دُعا مانگی۔ چھٹی ہو چکی تھی مَیں اپنا بستہ لے کر گھر کی طرف روانہ ہُوا۔ اگرچہ گھر سکول سے کافی دُور تھا اور دُھوپ بھی تیز تھی لیکن راستے میں کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ گھر میں قدم رکھنا تھا کہ خون کے قطرات اپنی آمد کا اظہار کرنے لگے مَیں بستر پر لیٹ گیا اور اس کے بعد (خدا اپنے بندوں پر رحم فرمائے) ایسی نکسیر شروع ہوئی جو رنگت میں سُرخ و شفاف اور بڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیزی سے بہہ رہی تھی۔ میرے والد محترم نے گرمی کی دُوری کے لئے شربت اور نکسیر کے لئے چند ادویات بنا کر دیں۔ لیکن نکسیر کی رفتار رفتہ رفتہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اگر ناک ذرا سا بند کرتے تو مُنہ کے راستے آنی شروع ہو جاتی۔ غرض بڑی تکلیف اور دُکھ کی حالت تھی جو کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ اکثر رشتہ دار گھر میں اکٹھے ہو چکے تھے اور والدین اور بہن بھائی تو بڑے پریشان نظر آتے تھے۔ مَیں بھی اپنی حالت کو دیکھ کر کچھ نا امید سا ہو رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر بھی مکمل یقین تھا۔ پانی ڈالنے سے نکسیر رُک جاتی اور تھوڑے وقفہ کے بعد پھر شروع ہو جاتی۔ غرض یہ دن اسی کشمکش میں گذر گیا۔ اگلا دن جمعہ کا بابرکت دن تھا۔ سب گھر والے نماز جمعہ کے لئے مسجد جا چکے تھے۔ مَیں بستر پر پڑا حسرت بھری نگاہوں سے آسمان کو تک رہا تھا گویا کہ اللہ تعالیٰ سے فضل و کرم کا طالب ہوں۔ ادھر پڑھائی کی حالت پر غور کرتا تو پریشانی میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ امتحان دینا میرے لئے ایک مسئلہ بن کر رہ گیا۔ تمام رشتہ داروں نے امتحان نہ دینے کا مشورہ دیا لیکن مجھے امتحان دینے کا شوق تھا۔ ابّا جان نے صدقہ کے لئے ایک بچھڑا ذبح کرایا اور سب عزیزوں اور دوستوں نے مِل کر دردِ دل سے میری بحالیٔ صحت کے لئے دعائیں کیں اور ادھر ربوہ میں پیارے آقا سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی دعا کے لئے خط لکھ کر بھیجا گیا۔ اب ان دعاؤں کا وہ مُعجزہ دیکھیں جسے مَیں کبھی نہیں بُھلا سکتا۔ امتحان کی تاریخ بدل کر ۱۷۔ اپریل ہو چکی تھی۔ اس طرح خاکسار اپنی صحت بحال کرنے کے قابل ہو گیا۔ ایک ماہ تک سکول بھی نہ جا سکا تھا۔ رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ جسم لاغر و کمزور ہو چکا تھا لیکن میرا وہ پیارا رحیم و کریم خدا جس نے ہر حال میں میری مدد کی اور اپنے فضلوں سے نوازا اب بھی وہی میرا حافظ و ناصر تھا۔ امتحان سے چند روز قبل خاکسار طبّی معائنے کے لئے ملتان اور بہاولپور گیا۔ واپسی پر خاکسار کمرۂ امتحان میں بیٹھا تھا۔ سال بھر کچھ نہ پڑھا تھا۔ ابھی طبیعت بھی اچھی نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی رحمت نازل کی کہ تمام پرچے فرشتوں کے ذریعہ حل کرا دیئے کسی قسم کی نقل نہ کی۔ اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا لیکن معلوم نہیں کیا کیا لکھتا جاتا تھا کیونکہ نکسیر نے دماغ پر بڑا گہرا اثر ڈالا تھا پھر بھی اس بیماری میں تمام پرچے حل کئے۔ جب رزلٹ آؤٹ

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفعت یاسمین

(۱)

کچھ دنوں کا واقعہ ہے کہ ہمارے نویں ہی امتحان ہو رہے تھے۔ میرے ابّا جان نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اگر تم خوب محنت کرکے نویں ہی امتحان میں اچھے نمبر حاصل کروگی تو مَیں تمہیں انعام دوں گا۔ مَیں نے خوب محنت کی اور امتحان میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہوگئی۔ میرے ابّا نے اپنے وعدے کے مطابق مجھے انعام دیا۔ مَیں اپنی باجی کے ساتھ چیزیں خریدنے کے لئے بازار گئی۔ تھوڑی دُور گئی تھی کہ مَیں نے ایک چھوٹا سا خوبصورت بچّہ دیکھا جو راہ میں بیٹھا رو رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ میری باجی بیمار ہے اور ہمارے پاس دوائی کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ لڑکا جھوٹ بول رہا ہے لیکن جب مَیں اس کے گھر گئی تو اس کی باجی واقعی بیمار تھی اور رو رہی تھی۔ مَیں نے اپنے پیسے اسے دے دیئے اور اس طرح سے اس کی مدد کی۔

(۲)

پچھلے دنوں کا واقعہ ہے کہ مَیں اپنے سکول کے گراؤنڈ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک چڑیا بڑی بےچینی کے ساتھ اِدھر اُدھر اُڑ رہی تھی پہلے تو مَیں نے کوئی توجہ نہیں دی لیکن دوبارہ دیکھا تو وہ بہت بےچین تھی۔ غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ اس کا چھوٹا سا بچّہ زمین پر گر گیا ہے۔ مَیں نے اُسے اُٹھا کر اس کے گھونسلے میں رکھ دیا۔ چڑیا جلدی سے گھونسلے پر جا بیٹھی۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا وہ میرا شکریہ ادا کر رہی ہے۔

٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم بس پر سفر کر رہے تھے۔ مَیں نے بس میں دیکھا کہ ایک بڑھیا لاٹھی پکڑ کر نیچے بیٹھی ہوئی ہے بس میں لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم تھا اور بڑھیا کے کُچلے جانے کا ڈر تھا۔ مَیں نے بڑھیا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی سیٹ پر بٹھا دیا۔ اور بڑھیا کو اپنی جگہ دیتے ہوئے میرا دل بہت خوش تھا کہ مَیں نے ایک بزرگ عورت کی مدد کی۔

(۴)

میری ایک سہیلی تھی وہ ہر بات پر روتی رہتی تھی۔ مَیں بڑی حیران ہوتی کہ یہ کیوں روتی ہے۔ آخر مجھے پتہ چل گیا کہ وہ بہت غریب ہے اور اس کے پاس سکول کی فیس کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔ مَیں نے اپنی کلاس کی تمام لڑکیوں سے کہا کہ ہم اپنا جیب خرچ جمع کر کے اس کی فیس ادا کر دیں۔ میری سہیلیاں بھی بہت نیک تھیں اُنہوں نے فوراً پیسے جمع کر دیئے اور اس طرح مَیں نے اُس غریب کی فیس ادا کر دی۔

٭

قبولیتِ دُعا کا اثر

(بقیہ صفحہ ۱۸)

ہُوا تو دوست مٹھائی کا تقاضا کرنے آئے۔ والدین اور بہن بھائی خوشی سے کِھل اُٹھے۔ تمام رشتہ دار مبارکباد دینے کے لئے گھر میں آنے لگے کیونکہ مَیں نے اپنے پیارے خدا کے فضل و کرم سے نہ صرف فرسٹ ڈویژن حاصل کی تھی بلکہ ۶۶۹/۹۰۰ نمبر لے کر تمام مضامین میں نمایاں طور پر کامیاب ہُوا تھا۔ یہ تھا قبولیتِ دعا کا وہ مُعجزہ جو میرے لئے ساری عمر ناقابلِ فراموش رہے گا۔ مارچ کا ہر آنے والا نیا مہینہ مجھے اللہ تعالیٰ کے بیشمار انوار اور رحمتوں کی یاد دلاتا ہے جس کے باعث خاکسار کا دِل شکرِ الٰہی کے لئے سربسجود ہو جاتا ہے اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا وہ شعر آنکھوں کے سامنے سے گذر جاتا ہے کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

تشحیذی بھائی اور بہنیں اِس مضمون سے دعاؤں کی برکات کا اندازہ لگائیں گے اور وہ ہر مشکل میں اپنے پیارے خدا کی طرف رجوع کریں گے۔ انشاء اللہ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ بیوقوف

بشیر احمد خان شاہجہانپوری

عرصہ گذرا کسی شہر میں پانچ بیوقوف رہتے تھے۔ اور عجیب اتفاق تھا کہ سب کے سب آپس میں گہرے دوست تھے۔ ایک دن ان پانچوں نے مِل کر یہ فیصلہ کیا کہ کاروبار کی تلاش میں کسی دوسرے ملک میں جانا چاہیئے۔ چنانچہ ایک دن وہ سب مِل کر نِکل کھڑے ہوئے۔ جب انہیں مسلسل چلتے ہوئے پندرہ دن گذر گئے تو ایک دن ان کے رستہ میں سرسوں کا کھیت آیا۔ اس سے قبل انہوں نے سرسوں نہیں دیکھی تھی۔ چنانچہ اُن میں سے چار تو یہ بتانے سے قاصر رہے کہ یہ کیا چیز ہے آخر ان میں سے ایک جو بے وقوفی میں اپنا کمال رکھتا تھا کہنے لگا اے میرے دوستو مَیں بتاتا ہوں کہ یہ کیا ہے۔ اندھوں میں کانا راجہ۔ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اُس نے کہا دوستو یہ دراصل دریا ہے آؤ ہم اسے پار کر لیں باقی بیوقوفوں نے بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملائی اور دریا کو (جو دراصل سرسوں کا کھیت تھا) پار کر کے آگے بڑھے۔ جب وہ تقریباً ایک میل کا فاصلہ طے کر آئے تو اُن میں سے ایک کہنے لگا اوہو ہم نے اپنی گنتی تو کی ہی نہیں آؤ ہم گن لیں کہ کتنے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی دریا میں (جو درحقیقت سرسوں کا کھیت تھا) ڈوب گیا ہو۔ سب نے مِل کر گننا شروع کر دیا۔ وہ گنتے تو ہر دفعہ تعداد چار ہی نکلتی۔ جب وہ اپنی تعداد پوری کرنے سے قاصر رہے تو ان میں سے ہر ایک رونے پیٹنے لگا۔ (دراصل جب وہ گنتے تھے تو ہر گننے والا خود کو نہ گنتا تھا) اسی اثناء میں جب وہ سب مل کر رو رہے تھے ایک زمیندار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادھر سے گذر ہوا جو کہ گھوڑے پر سوار تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا۔ اس نے جب سب کو روتے پیٹتے دیکھا تو کہنے لگا کہ بھئی کیا بات ہے؟ کیا ہوا؟ پہلے تو بڑی دیر تک اُن میں سے کوئی نہ بولا آخر اُن میں سے ایک بولا۔ کیا کہیں صاحب ہم پانچ آدمی تھے راستہ میں دریا پڑ گیا جب ہم اُسے عبور کر کے باہر نکلے تو ہم پانچ میں سے چار رہ گئے ہمارا پانچواں ساتھی دریا میں ڈوب گیا۔ زمیندار بہت ہشیار تھا کہنے لگا کہ اگر میں چار کے پانچ بنا دوں تو تمہیں ساری عمر میری غلامی میں گذارنی ہو گی۔ سب ایک زبان ہو کر بولے کہ ہمیں آپ کا فیصلہ منظور ہے۔ انہوں نے اس کی غلامی میں رہنا منظور کر لیا۔ زمیندار گھوڑے سے نیچے اُترا اور ہر ایک کو کوڑا مارتا جاتا اور گنتا جاتا۔ آخر میں اس نے پانچواں کوڑا لگایا اور اس طرح تعداد پوری کر دی۔ دراصل "بیوقوف" جب گنتی کرتے تھے تو اُن میں سے ہر کوئی خود کو گننا بھول جاتا تھا۔

وہ سب ایک دوسرے کے گلے ملے اور خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ سب چار سے ایک بار پھر اس زمیندار کی بدولت پانچ ہو گئے اور اپنے وعدہ کے مطابق اس کے ساتھ چل دیئے۔ شام کو زمیندار ان پانچوں بیوقوفوں کو لے کر گھر پہنچا اور اپنی بیوی سے کہا کہ وہ ان کے لئے کھانا پکائے۔

کھانا کھانے کے بعد تھکاوٹ کے باعث بے وقوف بہت جلد سو گئے۔ زمیندار نے اپنی بیگم سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ انہیں کل زمین پر کام کرنے کے لئے بھیجا جائے۔ چنانچہ اگلی صبح زمیندار ان پانچوں بے وقوفوں کو ساتھ لے کر زمین پر گیا۔

زمیندار نے اِس دفعہ گنّا بہت کاشت کیا تھا اس نے سوچا کہ کیوں نہ گنّے کے کھیتوں میں نلائی (گوڈی) کروائی جائے چنانچہ زمیندار گنّے کے کھیتوں کی طرف گیا اور ایک پودے کو پکڑ کر کہنے لگا دیکھو اسے نہ کاٹ دینا (زمیندار ان کو یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ نلائی کے دوران گنّے کے پودوں کو نقصان نہ پہنچے) زمیندار کے چلے جانے کے بعد اُن میں سے ایک بیوقوف اس گنّے کے پودے کو پکڑ کر بیٹھ گیا کہ یہ نہ کاٹا جائے اور باقی چار نے باقی تمام گنّے کے کھیتوں کو کاٹ ڈالا۔ شام کو زمیندار یہ دیکھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے کہ نوکروں نے کتنا کام کیا ہے کھیتوں پر آیا تو اپنے کھیتوں کی یہ حالت دیکھ کر اسے رونا آگیا کہ جن کھیتوں کو اس نے اتنی محنت سے تیار کیا تھا ان کو چند گھنٹوں میں ہی ان بے وقوفوں نے ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ زمیندار سخت غصّے کی حالت میں نوکروں کی طرف گیا جو کہ گنّے کے ایک پودے کو پکڑ کر بیٹھے تھے۔ زمیندار نے جاتے ہی پوچھا کہ یہ کیا گیا ؟ ان میں سے چار نے دست بستہ عرض کیا صاحب آپ کہہ کر گئے تھے کہ یہ پودا نہ کٹے سو وہ ویسے کا ویسے ہی کھڑا ہے۔ ہم سب نے تو حضور کے ارشاد کی تعمیل کی ہے۔

اب کیا ہو سکتا تھا مرتا کیا نہ کرتا مجبوراً نوکروں کو حکم دیا کہ وہ گنّوں کے گٹھے بنا کر باندھ کر گھر لے جائیں اور جہاں اُن کی ماں کہے یہ گٹھے وہیں ڈال دیں۔ اسی اثناء میں ان کی ماں کو بھی اس کارگزاری کا علم ہو چکا تھا اور وہ غصّہ میں جلی بیٹھی تھی۔ جوں ہی انہوں نے جا کر اُن کی ماں سے پوچھا کہ وہ گنّوں کے گٹھوں کو کہاں ڈالیں۔ زمیندار کی ماں غصّے میں تھی بولی "میرے سر پر"۔ انہوں نے بھی آؤ دیکھا نہ تاؤ گنّوں کے وزنی گٹھے فوراً اس کے سر پر دے مارے۔ غریب بہت تڑپی مگر گٹھوں کے بے پناہ بوجھ کے نیچے اُس غریب کی ایک نہ چل سکی اور وہ بہت جلد ٹھنڈی ہو گئی۔ پیچھے پیچھے زمیندار بھی چلا آ رہا تھا جب زمیندار گھر پہنچا تو گھر کا نقشہ بدل چکا تھا۔ زمیندار نے جب گھر کی یہ حالت دیکھی تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اس نے نوکروں سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا ؟ سب نے دست بستہ عرض کیا جناب آپ کے ارشاد کی تعمیل کی ہے آپ نے ہی کہا تھا کہ جہاں ہماری ماں کہے وہیں گنّوں کے گٹھے ڈال دینا۔ چار و ناچار انہوں نے اپنی ماں کو ایک گڈے پر لادا اور نوکروں کو حکم دیا کہ وہ انہیں دریا میں بہا آئیں۔ چنانچہ پانچوں بیوقوف گڈے پر بیٹھ گئے اور گڈا چل پڑا۔ ابھی تھوڑی ہی دُور پہنچے تھے کہ وزن کی وجہ سے گڈے میں چُوں چُوں کی آواز پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ سب احمق ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یار اب کیا کریں یہ گڈا تو بیمار ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان سب نے مل کر فیصلہ کیا کہ کیوں نہ وہ اسے چل کر کسی ڈاکٹر کو دکھائیں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ گڈا کسی ایسی جگہ پر سے گذرا جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی کی وجہ سے جگہ گیلی تھی چنانچہ آواز آئی بند ہو گئی۔ اب ان احمقوں نے کہا کہ اوہو یہ تو علاج سے پہلے ہی مر گیا چلو اسے بھی لاش کے ساتھ ہی بہا دیں وگرنہ زمیندار اس گدھے کو بہانے کے لئے ہمیں دوبارہ بھجوائے گا۔ الغرض ان دونوں چیزوں کو انہوں نے پانی میں پھینکا گدھا تو وزن کی وجہ سے جلد ہی ڈوب گیا مگر لاش بھنور میں جا گری اور وہیں پر چکر کھانے لگی۔ ان احمقوں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کہنے لگے دیکھو زمیندار کی ماں کیسے ناچ رہی ہے آخر لاش بھنور سے نکلی اور پانی میں ڈوب گئی۔

اس کے بعد ان بیوقوفوں میں سے دو تو بیلوں پر بیٹھ گئے اور باقی ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ جب یہ بیوقوف گھر پہنچے تو زمیندار صرف دو بیلوں کو دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ نوکروں سے پوچھا کہ گدھا کہاں ہے۔ کہنے لگے جناب گدھا تو کہیں سے بیمار تھا اور چوں چوں کرتا تھا۔ رستہ میں مر گیا۔ ہم نے سوچا کہ آپ ہمیں دوبارہ اسے دریا میں بہانے کے لئے بھیجیں گے اس لئے ہم اسے بھی لاش کے ساتھ ہی دریا میں پھینک آئے ہیں۔

زمیندار نے جب یہ داستان سنی تو بے حد برہم ہوا۔ مگر کیا کر سکتا تھا صبر شکر کر کے بیٹھ گیا۔

زمیندار نے اب ان بیوقوفوں سے جان چھڑانے کا عہد کر لیا تھا۔ اس نے اس بارہ میں اپنی بیوی سے مشورہ طلب کیا۔ بیوی نے اسے مشورہ دیا کہ ہمارے گھر کے صحن میں جو بڑا شیشم کا درخت ہے یہ ان سے کٹوایا جائے۔ اُن سے کہا جائے کہ وہ اس درخت کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے رکھیں۔ زمیندار کو بیوی کا یہ مشورہ پسند آیا اس نے اگلے ہی دن نوکروں کو حکم دیا کہ وہ اس درخت کو کاٹیں اور جب درخت گرنے لگے تو ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہو جائیں اور اسے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو انہیں سخت سزا دی جائیگی۔ چنانچہ بیوقوفوں نے ایسا ہی کیا اور ان میں سے دو تو درخت کاٹنے لگے اور باقی تین ہاتھ پھیلا کر درخت کے گرنے کا انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ جب درخت گرا تو جن تین آدمیوں نے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے وہ تو وہیں ڈھیر ہو گئے باقی دو بیوقوفوں نے جب اپنے ساتھیوں کا یہ انجام دیکھا تو بھاگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا شہر

ناصر احمد جاوید۔ حافظ آباد

میرے شہر کا نام حافظ آباد ہے۔ یہ بڑا پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ اکبر اعظم کے زمانہ میں اکبر کا ایک جرنیل فوج لے کر یہاں آیا تھا جس کا نام حافظ تھا اس نے یہاں ایک تالاب بنوایا اور ایک کنواں بھی کھدوایا نیز مغرب کی طرف عیدگاہ بنوائی اور کافی دیر بمعہ فوج کے ٹھہرا رہا۔ اس کے نام پر اس شہر کا نام حافظ آباد مشہور ہو گیا جو بعد میں مکمل طور پر حافظ آباد منسوب ہوا۔ حافظ آباد بڑا بارونق شہر ہے۔ شہر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ کے قریب ہے۔ شہر میں کافی تعداد میں بڑی بڑی مسجدیں ہیں جن سے پانچ وقت خدا کا نام بلند ہوتا ہے اور خاص طور پر صبح کے وقت اذان اور درس کی آوازیں دلوں کو ذکرِ الٰہی سے منور کرتی ہیں۔ شہر کو تحصیل کا درجہ حاصل ہے۔ حافظ آباد میں ریلوے سٹیشن کے علاوہ اڈا لاریاں ہے۔ حافظ آباد سے گوجرانوالہ، لاہور اور راولپنڈی کو بسیں چلتی ہیں۔ اس کے علاوہ سرگودہا۔ اور لائل پور کو بڑی تعداد میں بسیں اور ٹرک چلتے ہیں۔

ہر ماہ ایک بڑی منڈی مویشیاں لگتی ہے جس میں دور و نزدیک سے بیوپاری مال خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ شہر میں ایک سرکاری ہسپتال، ڈاک خانہ، شفاخانہ حیوانات اور تار گھر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ چاولوں کی بہت سی ملیں ہیں۔ تین ہائی سکول، دس پرائمری سکول اور ایک کالج ہے جن میں ہزاروں طالب علم قرب و جوار سے تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفریح کے لئے ایک کمیٹی باغ ہے جس میں صبح اور شام کے وقت بہت سے لوگ سیر کو جاتے ہیں۔

ہمارے شہر میں چند ایک تاریخی حیثیت کی حامل عمارتیں ہیں جن میں ایک گوردوارہ اور تالاب خاص طور قابلِ ذکر ہیں۔ تالاب جو کہ اب غیر آباد ہے کی گہرائی تقریباً بارہ فٹ ہے۔ روایت ہے یہاں بیساکھی پر سکھ تالاب میں چھلانگیں لگاتے تھے۔ تالاب میں پانی کے لئے ایک کنویں کا انتظام کیا گیا تھا جس کا اب بھی نشان ملتا ہے۔ ریلوے لائن حافظ آباد کو لائل پور اور سیالکوٹ سے ملاتی ہے۔

سبزی منڈی کافی بڑی ہے جس میں دیہات سے روزانہ سبزی بکنے کے لئے آتی ہے۔ شہر کا مین بازار جسے عام طور پر تنگ بازار بھی کہتے ہیں بڑا بارونق بازار ہے۔ ہر وقت شہری اور دیہاتی لوگوں سے بھرا رہتا ہے اور لوگ اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں۔ صحت کے لئے گورنمنٹ ہسپتال کے علاوہ کافی تعداد میں ڈاکٹر اور حکیم اپنی اپنی دکانیں کھولے ہوئے ہیں اور عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ غلہ منڈی بھی اپنی شہرت کے لحاظ سے پنجاب میں قابلِ ذکر ہے۔ یہاں پر پنجاب کا سب سے اچھی قسم کا چاول ملتا ہے جو کہ حافظ آباد کے چاول کے نام سے مشہور ہے۔ اور حافظ آباد کا علاقہ چاول کے لئے خاص طور پر موزوں ترین علاقہ ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ حافظ آباد شہر درمیانے درجہ کے شہروں میں زیادہ خوشگوار فضا رکھتا ہے۔ حافظ آباد کا پانی میٹھا اور اچھا ہے۔ لوگ شہر کی صفائی اور رونق میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء (۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۱ ہش) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جن لڑکوں نے اِس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ خاص طور پر اِس کلاس میں شمولیت کریں اور پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر ڈاک

اپریل کا تشحیذ ملا۔ سرورق پر قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر اور اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصویر دیکھ کر دلی خوشی نصیب ہوئی۔ یہ بالکل سچ ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور بندوں کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور ہم خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبّیک کہنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں دینِ اسلام کی صحیح طور پر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

باقی تمام رسالہ بہت ہی مزیدار تھا خلافت اور اس کی برکات، حضرت خالد بن ولید کی فراست بہت اچھے موضوع تھے 'بدقسمت اور خوش قسمت' سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ 'ایک عجیب و غریب خط' نے تمام گھر والوں کو بہت ہنسایا۔

(منور احمد طاہر۔ نبی سر روڈ)

جوں ہی ابّا جان نے اپریل کا رسالہ لا کر دیا ہم نے جلدی سے کھولا۔ سامنے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر دیکھی جسے دیکھتے ہی دل ایمانی جذبے سے سرشار ہو گیا۔ میرے تمام بہن بھائی شوق سے میرے پاس بیٹھ گئے میں پڑھتی گئی اور وہ سُن سُن کر لُطف اندوز ہوئے۔ تمام رسالہ پڑھ ڈالا ماشاء اللہ ہر مضمون اور ہر لطیفہ اپنی مثال آپ تھا۔ اگر ایک دفعہ پڑھ لیں تو بار بار وہی پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

(عذرا شمیم اختر)

ماہ مارچ کا تشحیذ الاذہان نظر سے گذرا۔ ٹائیٹل نہایت خوبصورت تھا۔ تمام کہانیاں اچھی تھیں خاص طور پر "فضول خرچ عورت" اور "گنّوں کی دعوت" زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسند آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تشحیذ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔ (نصیر احمد رانا۔ ڈسکہ)

اپریل کے شمارہ میں آپ کے لکھے ہوئے تمام مضامین قابلِ تعریف تھے۔ اسی طرح 'والدین کی توجہ کے لئے'، 'بدقسمت اور خوش قسمت'، 'بنک اکاؤنٹ' اور 'میرا شہر' بڑے اچھے مضامین تھے اور نظم 'میری دعا' بھی اچھی تھی۔
(قدرت اللہ شمس۔ مبارک آباد (سندھ)

گذشتہ ماہ کا شمارہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر نہایت عمدہ تھا۔ اس میں جہاں تربیتی مضامین تھے وہاں بچوں کی دلچسپی کا بھی کافی سامان فراہم کیا گیا تھا۔ (محمد بشیر و محمد منیر۔ ربوہ)

کیا آپ جانتے ہیں!

مُسلم مُمالک کے دارالحکومت

• پاکستان		۔ اسلام آباد
• انڈونیشیا		۔ جکارتہ
• ملائشیا		۔ کوالالمپور
• ترکی		۔ انقرہ
• ایران		۔ تہران
• افغانستان		۔ کابل
• لیبیا		۔ طرابلس
• سوڈان		۔ خرطوم
• مصر		۔ قاہرہ
• یمن		۔ صنعا
• سعودی عرب		۔ ریاض
• الاردن		۔ عمان
• شام		۔ دمشق
• عراق		۔ بغداد
• الجزائر		۔ الجزائر
• مراکش		۔ رباط
• سینیگال		۔ ڈاکر
• مالی		۔ باماکو
• گیمبیا		۔ باتھرسٹ
• گنی		۔ کوناکری
• نائیجر		۔ نیامی
• نائیجیریا		۔ لیگوس
• چاڈ		۔ فورٹ لامی
• صومالیہ		۔ مقدیشو
• مالدیپ		۔ مالے
• بحرین		۔ منامہ
• قطر		۔ دوحا

(عبدالکریم قدسی۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

مجلس اطفال الاحمدیہ خانپور

مورخہ ۶۔اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعرات مکرم حیدر قریشی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور کے گھر پر خاصی چہل پہل تھی۔ گھر کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ خانپور کے تمام اطفال کو امتحان میں کامیابی حاصل کرنے پر ٹی پارٹی دی جا رہی تھی۔ وقتِ مقررہ پر پروگرام شروع ہو گیا۔ صوبہ سرحد کے سابق قائد علاقائی مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب ایم۔اے نے بھی شمولیت فرمائی۔

سب سے پہلے ایک طفل عبد الاکبر نے قرآن مجید کی تلاوت کی پھر اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد ایک ننھے طفل ملک معین الدین نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے تمام دوستوں کو امتحان میں کامیابی پر مبارکباد دی اور آئندہ زندگی میں سب کے لئے دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور کے معتمد مکرم بشارت احمد صاحب نے مشعلِ راہ میں سے اطفال کے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ سب سے آخر میں صدر جلسہ مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب ایم۔اے نے اطفال سے خطاب کیا اور اطفال کو جھوٹ سے پرہیز اور سچ بولنے کی تلقین کی۔ نمازیں باقاعدہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دیگر نصائح سے نوازا۔ اجلاس کے بعد کلوا جمیعًا کا پروگرام تھا کھانے کے دوران تصاویر بھی لی گئیں۔ اس کے بعد اطفال کے گروپ فوٹو لئے گئے اور آخر میں دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔ اطفال کی حاضری $\frac{10}{13}$ تھی۔ ان کے علاوہ پروفیسر ناصر احمد صاحب، قائد مجلس، معتمد، ناظم اطفال، مربّی اطفال اور ایک غیر از جماعت دوست عبد الخالق صاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی شمولیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس بے حد کامیاب رہا۔

ملک تنویر احمد
سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ خانپور

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں

مورخہ ۲۔ اپریل بروز اتوار مجلس اطفال الاحمدیہ ڈیرہ غازی خاں کا ایک وقار عمل ہوا جس میں ۶ اطفال اور ۳ خدام شامل ہوئے۔ قائد صاحب مجلس بھی شریک ہوئے۔ یہ وقار عمل ۴۰ منٹ تک جاری رہا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ صحن میں پڑے ہوئے پتھروں اور کنکریوں کو اٹھا کر ایک کونے میں ڈال دیا گیا تاکہ مسجد کا حسن قائم رہے۔ اس کے بعد ایک پارٹی کلوا جمیعاً ہوئی۔ اطفال کو مٹھائی کھلائی گئی تاکہ اتحاد کی روح پیدا ہو۔ اس کے بعد تمام اطفال سے اطفال سے نماز اور تلاوت سنی گئی اور خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ بار بار انہیں روحانی کاموں میں شریک ہونے کی تلقین کی۔ پھر علمی بحث جاری ہو گئی اور اطفال کو مختلف باتوں پر تنقید کرنے کا موقع دیا گیا اور حقیقت سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ یہ بحث و تنقید ۲ گھنٹے تک جاری رہی۔ پھر ظہر کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی گئی اور بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (ناظم اطفال الاحمدیہ ڈیرہ غازی خاں)

مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ

مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے مورخہ ۹۔ اپریل بروز اتوار گوجرانوالہ سے پانچ میل دور ایک نہر کے کنارے ٹرپ منائی گئی جس میں ۱۵ اطفال شریک ہوئے صبح آٹھ بجے روانہ ہوئے اور نو بجے وہاں پہنچ گئے۔ مختصر سا اجلاس ہوا جس میں پکنک وغیرہ کے آداب بتلائے گئے۔ اس کے بعد خاکسار نے بچوں نے نام قائد صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے احمدی بچوں کو نصیحتیں کی تھیں کہ تم دوسرے بچوں کی طرح یہاں شور شرابا ڈالنے نہیں آئے بلکہ تم غیر احمدیوں کے لئے نمونہ بنو تاکہ وہ تمہیں دیکھ کر متاثر ہوں۔ تم پڑھائی کے میدان میں نمونہ بنو۔ تم کھیل کے میدان میں نمونہ بنو اور انہوں نے کہا کہ تم ہر میدان میں نمونہ بنو۔ اس کے بعد نہانے کا پروگرام تھا جس میں کچھ بچوں کو تیرنے کا طریقہ اور اصول بتائے گئے اور تیراکی کے مقابلے ہوئے جس میں بچے فٹ بال سے نہر میں کھیلیں کھیلتے رہے۔ یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ پھر سب اطفال نہر سے باہر نکلے اور اجلاس کی تیاری میں مصروف ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدھ پون گھنٹہ بعد اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم طاہر احمد نے کی۔ نظم راشد محمود اور حبیب الرحمٰن نے پڑھی۔ اس کے بعد عہد دُہرایا گیا پھر کچھ دیر لطیفے ہوتے رہے۔ پھر وفات مسیح کی ایک دلیل سب اطفال کو یاد کروائی گئی اور بعد میں تمام اطفال سے باری باری سُنی گئی۔ پھر اس کے تھوڑی دیر بعد کلو اجمیعاً کا پروگرام ہوا جس میں تمام اطفال شریک ہوئے اور اس کے بعد تمام اطفال کو پھل کھلائے گئے۔ پھر نماز ظہر اور عصر ادا کی گئی۔ ایک گھنٹہ تک تمام اطفال خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔ اس کے بعد اطفال کے مقابلے شروع ہو گئے۔ پہلا مقابلہ ثابت قدمی کا ہوا۔ معیار صغیر میں اوّل کلیم اللہ اور دوم ظفر محمود رہے۔ پھر معیار کبیر کا یہ مقابلہ ہوا جس میں خاکسار اوّل اور نعیم صادق دوم آئے اس کے بعد رسّہ کشی کا مقابلہ ہوا جس میں تمام اطفال کے دو گروپ بنائے گئے۔ اس میں قاضی امین الدین کی ٹیم نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد ایک سو دس گز کی دوڑ ہوئی۔ اس میں نعیم صادق نے اوّل پوزیشن حاصل کی اور دوم نعیم احمد رہے۔ پھر کھیلوں کے بعد نہانے کا پروگرام ہوا جس میں مختلف کھیلیں ہوئیں اور اطفال کو تیرنے کے اصول بتائے گئے۔ یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد اطفال نہر سے باہر نکل آئے اور گھروں کو جانے کے لئے تیار ہوئے۔ اس وقت تک چار بج چکے تھے۔ سب اطفال کو بس میں بٹھایا گیا اور ہم سب بخیریت پانچ بجے کے قریب واپس شہر پہنچ گئے۔ اطفال نے اس ٹرپ میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔

(میر محمد امجد)

کیا یہ سچ ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مشرقی پنجاب (بھارت) کے صدر مقام چندی گڑھ میں ایک دیہاتی سکھ بڑی تیزی سے دوڑ رہا تھا اسے ایک سکھ پولیس افسر نے پکڑ لیا اور پوچھنے لگا:۔

سردار جی کیا بات ہو گئی اتنی تیزی سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟

دیہاتی سکھ پولیس افسر سے کہنے لگا جناب! آپ نے ہی تو وہ سامنے بورڈ لگا رکھا ہے "رفتار تیس میل فی گھنٹہ"۔

سکھ پولیس افسر نے بورڈ کی طرف نگاہ ڈالی اور ساتھ ہی بدحواس ہو کر اُس دیہاتی کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیا۔ (امۃ المومن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتائیے؟

دو دوست اپنے ایک دوست جس کی گھڑیوں کی دکان تھی گھڑی خریدنے کی غرض سے گئے اور اپنے دوست سے کہا ہمیں دو گھڑیاں خریدنا ہیں۔ دکان دار دوست نے کہا کہ دو گھڑیاں جاپان سے آئی ہیں لیکن ابھی ان کی قیمت مجھے معلوم نہیں۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ یہ پچاس روپے تک ہوں گی یعنی ایک گھڑی ۲۵/- روپے کی۔ چنانچہ دکاندار نے کہا کہ آپ میرے پاس ۲۵/- روپے فی گھڑی کے حساب سے ۵۰ روپے جمع کروا دیں باقی حساب بعد میں کر لیا جائے گا چنانچہ جب گھڑیوں کی قیمت کی فہرست اس کے پاس پہنچی تو وہ دونوں گھڑیاں ۴۵/- روپے کی پڑیں چنانچہ دکاندار نے ۵/- روپے اپنے نوکر کو دیئے کہ یہ ان کو واپس کر آؤ۔ چنانچہ نوکر پیسے لے کر گیا اور اس میں سے تین روپے خود رکھ لئے اور ایک ایک روپیہ دونوں آدمیوں کو دے دیا اب ان دونوں کو گھڑی ۲۴/- روپے کی ایک پڑی یعنی دونوں گھڑیاں ۴۸/- روپے کی۔ تین روپے نوکر نے رکھ لئے کُل ۵۱/- روپے۔ جبکہ انہوں نے کُل ۵۰/- روپے جمع کرائے تھے۔ ایک روپیہ کہاں سے آ گیا؟

(شاہد صلاح الدین۔ ناظم آباد۔ کراچی)

اطفال الاحمدیہ کے
مرکزی امتحانات

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ" یعنی ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ اِس حدیثِ نبویؐ میں ہر مسلمان کو خاص طور پر دینی علوم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حصولِ تعلیم کا بہترین وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے جبکہ حافظہ اور ذہن اچھا کام کرتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ" یعنی بچپن کا سیکھا ہوا علم پتھر کی لکیر کی طرح (نہ مٹنے والا) ہوتا ہے۔ اِس لئے بچپن میں علومِ دینیہ کے لئے خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

تمام چھوٹے بھائیوں سے گذارش ہے کہ اس ارشادِ نبوی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے بھائیوں کو بھی تلقین کریں۔ یہ امتحان اِس سال ماہِ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ خدا تعالیٰ آپکے علم میں برکت دے۔ آمین ــــ نوٹ:۔ امتحانات کی تیاری کیلئے کتاب "کامیابی کی راہیں" مرکز سے قیمتاً مل سکتی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پیارے نبی

۱۲۔ ربیع الاوّل کا دن اسلامی تاریخ میں بہت اہم دن ہے۔ اس مبارک دن ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ جب ہمارے نبی پیدا ہوئے تو آپؐ کے والد حضرت عبداللہ کا اس دُنیا سے پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کو خبر ہوئی تو گھر میں تشریف لائے اپنے بیٹے عبداللہ کی یادگار کو گود میں لیا، پیار کیا اور خانہ کعبہ میں لے گئے اور محمدؐ نام تجویز کیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے یہ نئی طرز کا نام کیوں رکھا، عبدالمطلب نے جواب دیا مَیں چاہتا ہوں کہ میرا بچّہ دُنیا بھر کی تعریف کے لائق ہو۔

عزیز بچّو! جب سے یہ دُنیا بنی ہے بڑے بڑے بادشاہ اور جرنیل ہوئے ہیں ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہی نظر آتا ہے کہ انہوں نے اپنے اپنے ملک کی حدود کو وسیع کرنے کے لئے بڑی بڑی خوفناک جنگیں کیں۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں کو اِس غرض کے لئے موت کے گھاٹ اُتار دیا اور یہ لوگ اپنے جوشِ انتقام میں اِس حد تک آگے بڑھ گئے کہ انسانی کھوپڑیوں کے بلند و بالا مینار بنا کر ان کی نمائش کی۔ دشمنوں کی قبریں کھود کر ان کی ہڈیوں تک کو جلا کر راکھ کر دیا۔ جس ملک میں ان کی فوجیں گئیں انہوں نے وہاں کے بے گناہ بچّوں، مردوں اور عورتوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ فصلوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ مکانوں کو جلا دیا۔ یہ تو اُس زمانے کی بات ہے جب دُنیا میں تہذیب و تمدّن برائے نام تھا لیکن آج کی دُنیا میں بھی جو اپنے آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی مہذّب سمجھتی ہے یہ وحشیانہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال پاکستان اور بھارت کے درمیان حالیہ جنگ میں آپ نے اچھی طرح دیکھ لی ہے۔

پیارے بچّو! اسلام کے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام نبیوں کے سردار اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے انہوں نے بھی جنگیں لڑیں مگر اُس وقت جب دشمن نے آپ پر حملہ کیا، میدانِ جنگ میں کبھی پہل نہ کی، آپ نے جب بھی تلوار اُٹھائی کمزور کی حمایت اور ظالم کے خلاف اُٹھائی۔ جنگ کے دوران بچّوں، عورتوں اور بُوڑھوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ جن علاقوں کو فتح کیا ان کے رہنے والوں سے بہت ہی نرمی کا سلوک فرمایا یہاں تک کہ جن لوگوں نے آپؐ پر یا آپ کی جماعت پر بڑے بڑے ظلم کئے تھے فتح اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد ان کو بھی معاف کر دیا اور کہا کہ "جاؤ آج تم آزاد ہو تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائیگا آپؐ نے اپنی زندگی میں کئی جنگیں لڑیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ کبھی کبھی آپ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے حالات بھی بتائیں تاکہ آپ انہیں پڑھ کر اسلام کی تاریخ سے بھی واقف ہوں۔

حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوّت کے بعد تیرہ سال تک مکّہ میں مقیم رہے اور خدائے واحد کی تبلیغ میں دن رات مصروف رہے اِس تبلیغ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکّہ کے کافر آپؐ کے اور مسلمانوں کے شدید دشمن ہو گئے۔ آپؐ کو اور آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح سے ستایا گیا۔ کفّارِ مکّہ آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھاتے تھے تاکہ رات کے اندھیرے میں کانٹے آپؐ کے پاؤں میں چُبھ جائیں اور آپؐ کے پاؤں زخمی ہو جائیں۔ آپؐ کو پریشان کرنے کے لئے آپؐ کے دروازے پر گندگیاں پھینکتے تھے تاکہ آپؐ بدبو سے پریشان ہوں۔

ایک روز حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک کافر جس کا نام عقبہ بن ابی معیط تھا۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تشریف لے گئے تو اس نے اپنی چادر حضورؐ کے گلے میں ڈال دی اور پھر اسے پیچ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیچ دینے شروع کر دئے یہاں تک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن بہت بھینچ گئی۔ اسی دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُدھر سے گذرے آپؓ نے اسے دھکّے دے کر پرے ہٹایا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان کے سامنے پڑھی

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ۔

یعنی کیا تم ایک شخص کو صرف اِس جُرم میں مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے اور وہ تمہارے پاس خدا کی طرف سے روشن دلیلیں لے کر آیا ہے۔

کفّار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی بہت مارا۔

اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، چند کافر وہاں آگئے ابوجہل جو کافروں کا سردار تھا وہ ان لوگوں میں شامل تھا وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا:۔

آج شہر میں فلاں جگہ اونٹ ذبح ہوا ہے کوئی آدمی جائے اور اس کی اوجھری اُٹھا لائے اور اسے اس (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کے اُوپر ڈال دے چنانچہ یہی عقبہ گیا اور گندی نجاست بھری اوجھری اُٹھا لایا اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو حضورؐ کی پُشت پر یہ گندی اوجھری رکھ دی۔

اسی دوران حضورؐ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا گذر اُدھر سے ہوا انہوں نے حضورؐ کی پشت پر سے وہ اوجھری اُٹھا کر دُور پھینک دی

غرض کفّارِ مکّہ نے طرح طرح سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ماننے والوں کو تکالیف پہنچائیں۔ اور کونسا ظلم تھا جو ان کافروں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مُٹھی بھر مسلمانوں پر نہ کیا۔ آخر کفّارِ مکّہ نے یہ فیصلہ کیا کہ مکّہ کے سب قبیلوں میں سے ایک ایک نوجوان لیا جائے اور وہ سب کے سب مِل کر حضورؐ کو شہید کر دیں۔ اور اس طرح اکیلے بنو ہاشم اتنے قبیلوں کے ساتھ جنگ کا خطرہ مُول نہ لیں گے۔

خدا تعالیٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے جانے کا حُکم دیا، اسی دن سے مسلمانوں کا سنِ ہجری شروع ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب مکّہ سے ہجرت کا حکم ملا تو آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور خود گھر سے نکل گئے۔ دشمن نے آپ کے گھر کا اچھی طرح سے محاصرہ کیا ہُوا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ کسی نے بھی حضورؐ کو گھر سے نکلتے نہ دیکھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ کی راہ لی۔

قریش جب سُنتے تھے کہ اسلام کا مکّہ مدینہ میں بیٹھتا جاتا ہے۔ مسجدیں بن گئی ہیں اور مسلمان بغیر کسی خوف کے ان میں اذانیں دیتے اور نمازیں پڑھتے ہیں تو جل بھُن کر کباب ہو جاتے تھے۔ آخر یہاں بھی مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا اور یہاں بھی مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کو اُکسایا اور مسلمانوں کے خلاف جنگوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ترقی منظور تھی اِس لئے کفّار اپنی کوششوں میں ناکام و نامراد رہے اور اسلام خدا کے فضل سے ترقی کرتا چلا گیا۔

(م۔ ش۔ قیصر)

لطائف

ماں:۔ مُنّے! اتنی سخت گرمی میں اتنے زیادہ کپڑے پہن کر کیوں جا رہے ہو؟

مُنّا:۔ امّی! مَیں نے رات آپ کو بتایا نہیں تھا کہ آج ہمارا سکول میں وزن ہونا ہے۔

استاد:۔ (شاگرد سے) پاجامہ واحد ہے یا جمع

شاگرد:۔ جناب اُوپر سے واحد اور نیچے سے جمع۔

مسافر:۔ (پولیس کے سپاہی سے) جناب! یہ سڑک کہاں جاتی ہے؟

سپاہی:۔ کہیں نہیں جاتی یہیں پڑی رہتی ہے۔

گاہک:۔ (دودھ فروش سے) یہ دیکھئے ابھی آپ کے ہاں سے ایک پاؤ دودھ لے گیا تھا اس میں سے یہ مکھّی نکل آئی ہے۔

دُودھ فروش:۔ جناب! ایک پاؤ دُودھ میں سے مکھّی نہ نکلتی تو کیا ہاتھی نکل آتا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کے روشن پہلو

ہماری زندگی کے تین روشن پہلو یہ ہیں :-

(۱) اچھی بات کہنا

(۲) اچھی بات سُننا

اور (۳) اچھی بات پر عمل کرنا

ایک دفعہ ایک بادشاہ کا دربار لگا ہوُا تھا کہ دو شاعر اُٹھے اور انہوں نے باری باری اپنا کلام سُنایا۔ ایک کا مطلب تھا نیکی کرو کیونکہ نیکی کا بدلہ نیک ہے۔ اور دوسرے نے جو اپنا کلام سُنایا تو اس کا مطلب تھا بُرائی نہ کر بدی کا بدلہ بُرا ہے۔ تو بادشاہ نے پہلے شاعر کو تو خوب انعام دیا اور دوسرے کو بہت بُرا بھلا کہا۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک غریب آدمی تھا۔ وہ بہت تندرست اور ہمیشہ خوش رہتا۔ لوگوں نے پوچھا تم اتنے خوش کیوں رہتے ہو جبکہ تم اتنے غریب ہو کہ بعض دفعہ کھانے تک کو بھی نہیں ملتا۔ تو وہ کہنے لگا کہ جب خدا کھانے کو دیتا تو اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے اپنی نعمتیں دیں اور جب نہیں ہوتا تو سوچتا ہوں کہ زیادہ کھانے سے معدہ خراب ہوتا ہے۔

ایک بار وہ آدمی ٹہلتا ہوُا کسی پہاڑی پر چلا گیا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ دھڑام سے نیچے گر گیا۔ اور اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ کسی آدمی نے کندھے پر اُٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا۔ لوگوں نے جب سُنا تو افسوس کرنے اس کے گھر گئے اور کہنے لگے تمہاری ٹانگ ٹوٹ جانے کا بہت رنج ہوُا۔ وہ ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ٹانگ ٹوٹ گئی تو کوئی بات نہیں اب ایک جُوتا خریدنا پڑے گا اور ایک ہی جُوتے پر پالش کرنا پڑے گی ۔

(احمد طاہر پانی پتی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہہ دینا اُن سے جن کے ہیں ہم
کھو گئے ہیں وہ جن کے ہیں یہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دولت مند شخص ایک قصبہ میں رہائش پذیر تھا۔ اس دولت مند شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے۔ علاوہ ازیں اس کا ایک غلام بھی اس کے پاس رہتا تھا جس کے سپرد یہ کام تھا کہ وہ اپنے مالک کے اونٹ چرایا کرے گا۔ غلام کو کسی چیز کا نام نہیں آتا تھا، حتیٰ کہ اپنا، مالک، اونٹ اور اونٹ کی مینگنیوں تک کا نام نہیں آتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ اونٹ چراتے گیا۔ جب اونٹ چراتے چراتے تھک گیا تو ستانے کے لئے درخت کے سایے تلے لیٹ گیا۔ جلد ہی اسے نیند نے آ لیا اور گہری نیند سو گیا۔ جب غلام خوابِ خرگوش سے بیدار ہوا تو اُونٹوں کو اِرد گرد نہ پا کر سخت سٹپٹایا غلام اپنے مالک کے اونٹوں کو تلاش کرنے لگ گیا۔

غلام نے سوچا کہ وہ خود جا کر اپنے مالک کو اُونٹوں کی گمشدگی کے متعلق اطلاع دے تو ہو سکتا ہے اس کی (غلام کی) غیر موجودگی میں اونٹ ادھر آ نکلیں۔ وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ اس نے دُور سے ایک شخص کو آتے دیکھا غلام کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اس نے اونٹ کی مینگنیوں (جو وہاں گری ہوئی تھیں) کو اپنی جھولی میں ڈالا۔ جب وہ شخص قریب پہنچا تو اس سے مخاطب ہو کر اپنے مالک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا ع

کہہ دینا ان سے جن کے ہیں ہم

اور مینگنیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا

کھو گئے ہیں وہ جن کے ہیں یہ

(امۃ المتین رانی۔ مروان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّیوں کا صفحہ

میز پوش اور تکیے کے لئے

مالٹے نارنجی رنگ، پتّے سبز اور ٹہنیاں نسواری دھاگے سے بنائیں۔ طوطا سب سبز لکیریں سُرخ چونچ سُرخ اور ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ بنائیں۔

(عذرا شمیم اختر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

نام :- عبدالحمید عابد عمر :- چودہ ۱۴ سال
تعلیم :- نہم مشغلہ :- ورزش کرنا اور فٹ بال کھیلنا ۔ تشحیذالاذہان اور اخباروں کا مطالعہ کرنا۔ پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

نام :- منظور احمد طاہر
عمر :- تیرہ ۱۳ سال تعلیم :- نہم
مشغلہ :- باقاعدگی سے نمازیں ادا کرنا۔ فٹ بال کھیلنا ۔ باقاعدہ تشحیذالاذہان کا مطالعہ کرنا ۔ قلمی دوستی کرنا۔
پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نام :- محمد خالد وحید
عمر :- پندرہ ۱۵ سال
تعلیم :- دہم (جاری)
مشغلہ :- تشحیذالاذہان پڑھنا ۔ کرکٹ کھیلنا۔ قلمی دوستی رکھنا۔
پتہ :- محمد خالد وحید ۔ لطیف نگر فارم ڈاک خانہ محمد آباد اسٹیٹ ۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)

اللہ تعالیٰ نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے
وعدہ فرمایا کہ
میں تیرے ماننے والوں کو دنیا کے اُستاد بناؤنگا

پیارے بچو!
دُنیا کے استاد بننے کیلئے
عالی دماغ ہونا ضروری ہے
اور دماغ کو طاقت دینے کے لئے
مقوّی دماغ گولیاں
ازحد مفید ہیں
اچھے طالبِ علم اور ذہنی کام کرنے والے
ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں
آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں
تاکہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ ربوہ

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah
Editor: Muhammad Shafiq Qaiser
Hijrat 1351 H.S. May, 1972 Regd. No .L 7128
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے خدام کی تربیت کا بہترین موقع

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس اپنی شاندار روایات کے مطابق مؤرخہ ۲۶ ہجرت تا ۱۹ احسان ۱۳۵۱ ہش (۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علمائے کرام پڑھاتے ہیں اور مرکز کی ہمہ گیر برکات سے مستفیض ہونے کا یہ نادر موقع ہے۔ وہ خدام جو اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں ان کے لئے خاص طور پر تعلیم و تربیت کا یہ بہترین موقع ہے۔ والدین سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں تعاون فرماتے ہوئے اپنے بچوں کو خصوصی اہتمام کے ساتھ اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں گے۔

ضروری ہدایات برائے نمائندگان

۱۔ شامل ہونے والے خدام اور میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے اطفال کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ۲۵ مئی ۷۲ء کی شام تک ایوان محمود میں پہنچ جائیں۔

۲۔ قرآن مجید (بہتر ہو کہ تفسیر صغیر) کاپیاں۔ پین۔ پنسل اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ نمائندہ ذمہ وار ہونا چاہئے جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا خیال ہو اور مجلس کی نیک نامی کا موجب ہو

۴۔ قائد مجلس کا اپنے نمائندہ کو تعارفی خط دیکر بھجوانا ضروری ہوگا جس میں خادم کے مکمل کوائف درج ہوں۔

لئیق احمد طاہر
(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)